

صفحات: ۸۲۔ ہدیہ فی سبیل اللہ۔

خالق ارض و سما کا ذکر جمیل، مخلوق کی فطرت میں پیوست ہے۔ شجر و حجر اور پرند و چرند بھی رب ذوالجلال کے ذکر کے لیے اپنے آپ کو بے اختیار آمادہ پاتے ہیں۔ البتہ حضرت انسان اس معاملے میں بسا اوقات کوتاہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب ذکر ربانی کے بھولے سبق کی یاد دہانی کراتی ہے۔

خواجہ غفور احمد نے اس قیمتی کتاب میں عشق حقیقی سے سرشار ہو کر 'قرآن و حدیث کی بنیاد پر ذکر الہی کی اہمیت اور فوائد پر بڑے متوازن انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ اذکارِ مسنونہ کے موضوع پر اردو میں چھوٹے بڑے متعدد مجموعے موجود ہیں اور بظاہر اس سلسلے میں مزید کسی کام کی گنجائش کم ہی دکھائی دیتی ہے مگر مولف نے اپنے تجربات کی روشنی میں عہدگی سے موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ انھوں نے بجا کہا ہے کہ ذکر کے دو بڑے فائدے ہیں 'ایک تو بندے کا اپنے خالق سے رابطہ' دوسرے شیطانی دوسوسوں سے بچاؤ۔ آخر میں ان کی یہ تنبیہ بھی بر محل ہے کہ: "ذکر الہی کثرت سے اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے، لیٹتے یعنی ہر حال میں کرنا چاہیے مگر رہبانہ زندگی گزارنے سے اجتناب ضروری ہے۔" مولف نے ذکر کے ساتھ جمادِ زندگانی میں عملی شرکت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔

حقیق، تطبیق اور تخلیق سے آمینت، اس مجموعے کو آیاتِ ربانی اور احادیثِ پاکیزہ کے گلوں نے دل نشین بنا دیا ہے۔ (س-م-خ)

دینی صحافت (ماہنامہ) مدیر: سجاد خان رانجھا۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، بلاک ۱۹، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ صفحات: ۵۲۔ قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے بیرون ملک۔ سالانہ ۲۰۰ روپے بیرون ملک ۱۵ ڈالر۔

پاکستان میں ذرائع ابلاغ کی پس ماندگی کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ مختلف علوم و فنون اور شعبوں سے متعلق شائع ہونے والے مواد و لوازمے (کتابوں، رسالوں اور متفرقات) کا جائزہ لینے والے ادارے بہت ہی کم ہیں 'برائے نام۔ اس کوتاہی کے نتیجے میں اندازہ نہیں کیا جاسکتا کہ کس شعبے میں کیا اوڑکس سمت میں پیش رفت ہو رہی ہے اور کیا رجحانات و میلانات جنم رہے ہیں۔ چنانچہ حقیقی صورتِ حال سے بے خبری یا ادھوری اور ناقص اطلاعات کے نتیجے میں 'ہمارے سرکاری یا غیر سرکاری ادارے جو پالیسیاں بناتے ہیں' ان سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ اس پس منظر میں زیرِ تبصرہ مجلہ ماہ بہ ماہ "مذہبی طبقے کے فکری رجحانات کا جائزہ" پیش کر کے 'گویا اس شعبے میں "فرض کفایہ" ادا کر رہا ہے۔